ایک قاری زیادہ بہتر رائے قائم کر سکتا ہے اور وہ جب رائے قائم کرے گا تو مولانا محمد علی کو ہزار بار مخلص مان کر بھی جذباتی، شدت پسند اور بہت کچھ ماننے پر مجبور ہوگا جن کے زبان و قلم سے سیدنا معاویہ سے لیکر آخری خلیفہ ترکی تک کوئی نہ بچ سکا اور اپنے معاصرین تو کسی شمار قطار میں نہ تھے، کتاب کے فاضل مرتب نے اپنے ایک تحقیقی مضمون میں جو کتاب میں شامل ہے ہر دو بزرگوں کی سیرت و کردار کا خوبصورتی سے جائزہ لیا ہے اور اپنی رائے بے لاگ طریق سے بیان کردی ہے ---- ماضی کی تاریخ کے حوالے سے یہ کتاب بڑی اہم ثابت ہوگی اور ہر دو بزرگوں کو سمجھنے میں اس سے بڑی مدد ملے گی۔

○ ہندوپاک کے فقہی مکاتب فکر اور اسلامی فرقے، ترتیب: محمد عبدالرشید ندوی
ناشر: کمپیوٹر اردو سنٹر، ندوی منزل ندوہ روڈ لکھنؤ

یہ مفید رسالہ در حقیقت پی ایچ ڈی کے ایک مقالہ کا حصہ ہے جو اسلامی یونیورسٹی ریاض [illegible]ی عرب کے لئے لکھا گیا۔ اس کا عنوان تھا "چودھویں صدی کے مفسرین اور ان کی [illegible]سیریں"۔ نظرِ ثانی اور مفید اضافوں کے ساتھ عربی سے اردو میں منتقل کر کے جناب محمد عبد [illegible]رشید ندوی نے اسے مرتب کیا اور چھاپ دیا مستند مآخذ سے مولانا نے بتلایا ہے کہ ہندو پاک [illegible] کون کون سے فقہی مکاتبِ فکر تھے اور کون کون سا اسلامی فرقہ! پھر یہاں مسلکِ حنفی کی آمد [illegible]رتی پر گفتگو کی گئی ہے اور احناف و اہلِ حدیث (غیر مقلد حضرات) کا تذکرہ ہے۔ اس ضمن [illegible] انہوں نے اہلِ حدیث برادری سے ایک سوال ضرور کیا ہے کہ کیا اس طبقہ کا ہر فرد اس [illegible]یشن میں ہے کہ وہ مسائل کا قرآن و حدیث سے براہِ راست استنباط کر سکے؟ اگر ایسا نہیں تو [illegible] مسلک کے عام لوگ بھی تو کسی کے مقلد ہی ٹھہرے۔ کیا یہ رویہ تقلید کا نہیں اور کیا تقلید [illegible] ائمہ اربعہ کی ہی ہے؟ باوجودیکہ مرتب کا رجحان خود ایسے ہی حضرات کی طرف ہے لیکن [illegible] انہوں نے یہ چبھتا سوال کر کے سب کو چونکا دیا ہے۔ انہوں نے دیو بندی بریلوی [illegible]ف کا ذکر کیا ہے اور خاص طور پر بریلوی مکتبۂ فکر کے کردار و عمل کا تجزیہ کیا ہے اور ساتھ [illegible]' اہلِ قرآن، منکرین حدیث اور قادیانی جماعت کا تعارف کرایا ہے۔

[illegible]گو رسالہ مختصر ہے، لیکن مصروف لوگوں کے لئے اپنے اختصار و جامعیت کے سبب انتہائی [illegible]ہے اور ضرورت ہے کہ ایسے رسائل بہت عام کئے جائیں تاکہ امت کے عام افراد صحیح [illegible] سے آگاہ ہو سکیں۔

(محمد سعید الرحمٰن علوی)